دعوت اسلامی کے شب و روز

آسان انداز میں بچوں کو اسلامی عقیدے سکھانے والا رسالہ

بچوں کو اسلامی عقیدے سکھائیے



news.dawateislami.net

Islamic Research Center

(Al Madina Tul Ilmia)

پیشکش شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج 1، ص 40 دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ	:	بچوں کو اسلامی عقیدے سکھایئے
مصنف	:	مولانا آصف اقبال عطاری مدنی
صفحات	:	28
اشاعتِ اول	:	(آن لائن) جمادی الآخر 1444ھ، جنوری 2023ء

پیشکش : دعوت اسلامی کے شب و روز، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

shaboroz@dawateislami.net

آسان انداز میں بچوں کو اسلامی عقیدے سِکھانے والا رسالہ

بچوں کو اسلامی عقیدے سِکھایئے

(Islamic Basics for kids)

تصنیف

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی

پیشکش: شعبہ دعوت اسلامی کے شب و روز

فہرست

والدین اور سرپرستوں سے گزارش!

آپ کی طرف سے اپنی اولاد کے لئے بہترین تحفہ اچھی تعلیم و تربیت ہے .... اور بچوں کی بنیادی تعلیم میں سب سے اہم انہیں اسلامی عقیدے سیکھانا ہے .... یہ اس لئے بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اللہ پاک نے جہاں ہمیں خود کو جہنم سے بچانے کا حکم دیا وہیں اپنے گھر والوں کو بھی اس سے بچانے کا حکم دیا .... اللہ پاک فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ28، التحریم 6) ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں"۔......... یوں ہی رسول پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ترجمہ: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال ہو گا۔(صحیح بخاری، 1/122).........

پیش نظر مختصر رسالے میں بنیادی اسلامی عقائد کو آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ والدین اور سرپرستوں کے ساتھ ساتھ بچوں کو بھی باآسانی سمجھ آجائیں .... والدین پڑھیں، اپنے بچوں کو سکھائیں اور انہیں بھی یہ رسالہ پڑھائیں۔......... یہ رسالہ پیش کرنے کی سعادت دعوتِ اسلامی کے شعبہ شب و روز کے حصے میں آئی ہے......... اللہ پاک قبول فرمائے۔ اٰمین

درسِ توحید:

اللہ پاک ایک ہے .... اس کا کوئی شریک نہیں .... وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا......... اللہ پاک نے سارے جہان والوں کو بنایا ہے ....زمین، آسمان، چاند تارے، دن رات، پہاڑ، سمندر، جنات، آدمی، فرشتے، جانور اور ہر چیز کو اُسی نے پیدا کیا ہے.........وہ ہی سب کو پالنے والا ہے ....وہ ہی سب کو رزق دیتا ہے.........سب اُسی کے محتاج ہیں.........وہ سب کا مالک ہے ....وہ جو چاہے کرے.........اُس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی حرَکت نہیں کر سکتا......... وہ ہر کمال وخوبی والا ہے.........اور ہر عیب سے پاک ہے.........وہ ظاہر اور چھپی ہر شے کو جانتا ہے، کوئی شے اُس کے علم سے باہر نہیں.........وہ ہماری شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے.........عزت اور ذلت اُسی کے اختیار میں ہے.........وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے.........اُس کے ہر کام میں حکمت ہے.........جس کو چاہے امیر بنائے اور جسے چاہے غریب کرے......... اس کی نعمتیں اور احسانات بے شمار ہیں.........اس کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں.........صرف وہ ہی عبادت کے لائق ہے.........اس کے علاوہ کسی کو عبادت کے لائق سمجھنا شرک ہے۔ چاند، سورج اور بتوں کی پوجا کرنا کفر و شرک ہے.........اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے ....اس سے دعا مانگتے رہنا چاہیے.........اور اُس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔

نبوت ورسالت کا بیان:

جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا ہو اُسے نبی کہتے ہیں .... نبیوں میں سے جو نئی آسمانی کتاب اور نئی شریعت لے کر آئے تو ان کو **"رسول"** کہا جاتا ہے......... نبی ہر طرح کے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں......... یہ رات دن اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں ....بندوں کو اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچاتے ہیں .... اور سیدھا راستہ بتاتے ہیں .... سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں......... اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں......... آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا .... قرآن کریم میں آپ کو **"خاتم النبیین"** فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ **"حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں"** .... یہ مطلب حضور پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بتایا......... اگر اب کوئی نبوت کا دعوی کرے تو وہ شخص جھوٹا اور کافر ہے......... اس جھوٹے نبی کو ماننے والے ہر گز مسلمان نہیں جیسے مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والے قادیانی لوگ کافر ہیں۔

یاد رکھیں! نبیوں کا مرتبہ عام انسانوں سے بہت زیادہ اونچا ہوتا ہے......... لہذا عام لوگ نبیوں جیسے ہر گز نہیں ہو سکتے .... نبیوں کی تعظیم اور احترام فرضِ عین ہے......... ان کی معمولی سی بھی توہین یا ان کو جھٹلانا کفر ہے......... ہر

نبی اپنی قبر شریف میں حقیقی حیات کے ساتھ زندہ ہے......... نبی کی فرمانبرداری فرض ہے......... سب سے بڑا مرتبہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہے......... جو کمالات اور معجزات دوسرے نبیوں کو الگ الگ عطا کئے گئے وہ سارے کے سارے ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات میں جمع کردیئے گئے......... قرآنِ پاک میں 26 نبیوں اور رسولوں کے نام موجود ہیں (فتاویٰ رضویہ، 14/342) .... ہم جب بھی اپنے نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام سنیں تو ہمیں دُرود شریف ضرور پڑھنا چاہیے......... اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو علم و اختیار دیا......... اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے زیادہ علوم و اختیارات عطا فرمائے......... حتّٰی کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور جو چاہیں حرام کردیں......... ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نوری بشر ہیں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نہیں تھا۔

معجزہ کسے کہتے ہیں؟

وہ عجیب و غریب کام جو عام طور پر ناممکن ہو......... جیسے مُردوں کو زندہ کرنا......... اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کرنا......... انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کرنا وغیرہ۔......... ایسی بات اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کی تائید میں ظاہر ہو تو اُسے **"معجزہ"** کہتے ہیں......... نبیوں سے یہ معجزات بہت ظاہر ہوتے ہیں......... اور یہ ان کی نبوت کی دلیل ہیں......... کوئی جھوٹا شخص نبوت کا دعوی

کرکے اس طرح کا معجزہ ہر گز نہیں دکھا سکتا ....اگر نبوت کے جھوٹے دعویدار سے روٹین سے ہٹ کر کوئی بات ظاہر ہو تو وہ اس کی تائید (سپورٹ) نہیں کرتی بلکہ اُس کو بدنام اور ذلیل کر دیتی ہے اور اُس کو **"اہانت"** (توہین کرنے والا کام) کہتے ہیں........ جیسے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب نے ایک بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ گنجا ہو گیا........ ایک کانے شخص کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تو اس کی صحیح آنکھ بھی خراب ہو گئی اور وہ اندھا ہو گیا۔

قرآنِ کریم میں کئی نبیوں کے معجزات کا ذکر ہے .... جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کے سامنے تمام چیزوں کے نام بیان کر دیئے .... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اژدھا بن جاتی تھی........یوں ہی آپ لاٹھی مار کر پتھروں سے پانی کے چشمے جاری کر دیتے........ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کر دیتے .... بیماروں کو شفا دیتے........ اور اندھوں کو آنکھوں والا کر دیتے .... حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو گئی .... حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے ایسا طوفان آیا جس نے زمین سے تمام کافروں کے گھر ختم کر دیئے........ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو سر سے لے کر پاؤں تک معجزہ بنا کر بھیجا........ جو معجزات گزشتہ نبیوں کو الگ الگ دیئے گئے تھے وہ تمام آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو عطا کئے گئے اور اُن کے علاوہ بے شمار معجزات سے نوازا گیا........ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے بعض

معجزات قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمائے گئے......... جیسے چاند کے دو ٹکرے کرنا.........رات کے تھوڑے حصے میں مکہ مکرمہ سے مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) تشریف لے جانا......... یہ معجزہ **"معراج النبی"** کے نام سے مشہور ہے .... احادیثِ مبارکہ میں یہ تفصیل بھی ہے کہ معراج کی رات حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیت المقدس سے ساتوں آسمانوں اور عرش تک.........بلکہ عرش سے بھی آگے اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص میں اپنے جسم کے ساتھ پہنچے......... اللہ پاک کا دیدار کیا اور بغیر کسی واسطے کے اُس کا کلام سنا......... نیز جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمایا اور زمین و آسمان کے ذرے ذرے کو دیکھا۔

قرآن شریف:

قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے.........اُس نے یہ اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے نازل فرمایا ہے......... اس کتاب میں سارے علم موجود ہیں.........نہ اس جیسی کوئی دوسری کتاب ہے اور نہ ہی ساری مخلوق مل کر ایسی دوسری کتاب بنا سکتی ہے......... اللہ کریم نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اُتاری ہے......... اس کی حفاظت کا ذمہ دار اور نگہبان خود اللہ پاک ہے .... پہلی کتابوں کو زمانے کے شریر لوگوں نے بدل ڈالا، اب وہ اصلی حالت میں نہیں ملتیں......... مگر قرآنِ پاک جیسا اُترا تھا آج تک ویسا ہی ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا......... اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں آسکتا ....

قرآنِ پاک میں احکامات کی 500 آیتیں ہیں........باقی آیتوں میں نصیحتیں، عبرت ناک واقعات ، سبق آموز قصے اور معجزات کا بیان ہے........یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ اِسے دیکھنا، پڑھنا، سننا سب عبادت ہے........ اور اِس پر عمل کرنا دونوں جہان کی سعادت ہے۔

سب سے پہلے ہمیں درست قرآن پاک پڑھنا آنا چاہیے........جو قرآن پاک کو غلط طریقے سے پڑھتے ہیں حدیثِ پاک میں ایسے لوگوں کی مذمت فرمائی گئی ہے .... ہمیں روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرنی چاہیے ....اور روزانہ دو تین آیتوں کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنی یا امّی ابو سے سُننی چاہیے .... تا کہ ہمیں پتا چلے کہ ہمارا ربِّ کریم ہم سے کیا فرمارہا ہے .... قرآن پاک کو بغیر وضو کے نہیں چھو سکتے........ اس کو پیٹھ کرنا بے ادبی ہے ....اِس کو اٹھاتے اور رکھتے وقت بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیے........اس کے اوراق آرام سے پلٹیں........ قرآن پاک پر ہم کس طرح عمل کرسکتے ہیں؟........اس کے لئے ہمیں اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت اور سنّتوں کو دیکھنا چاہیے........ کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پوری زندگی قرآن شریف کی تفسیر ہے........ جب ہم اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کو اپنالیں گے تو قرآنِ مجید پر عمل کرنے والے بن جائیں گے۔

اللہ پاک اور حضور پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت:

اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان اُسی وقت درست ہو گا جب اُن سے سچی محبت ہو گی .... یہ محبت دینِ اسلام کی بنیاد ہے......... اور یہ محبت اپنے ماں باپ، اولاد، بھائی بہن، بیویوں، خاندان، مال، کاروبار اور گھر کی محبت سے بڑھ کر ہونی چاہئے۔(التوبہ، آیت:24).........پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خدا کی قسم! تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُس کو اپنے ماں باپ اور اولاد سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔ (صحیح بخاری، حدیث:14).........اللہ پاک سے محبت تمام محبتوں کی اصل ہے......... جسے یہ مل جائے اُسے ساری محبتیں مل جاتی ہیں.........ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو اللہ پاک سے محبت رکھتا ہے وہ قرآن شریف سے محبت رکھتا ہے اور جو قرآن شریف سے محبت رکھتا ہے مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے رکھتا ہے میرے صحابہ اور رشتے داروں سے محبت رکھتا ہے۔(صواعق محرقۃ، ص173).........مگر یہ بھی یاد رکھیں کہ تمام محبتوں کا مرکز حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت ہے......... اگر آپ سے محبت نہیں تو اللہ کریم سے محبت بھی قابلِ قبول نہیں.........کیونکہ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت حقیقت میں اللہ پاک ہی کی محبت ہے۔(مشکوۃ المصابیح، حدیث:49902)......... جس نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سے انکار کیا اُس نے محبتِ الٰہی اور ایمان سے انکار کر دیا۔

اللہ کریم اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کے حکموں پر عمل کریں......... انہوں نے جس چیز سے منع فرمادیا اُسے بالکل چھوڑ دیں......... اچھے اخلاق اور اچھی عادتوں کو اپنائیں......... بُری باتوں اور بُرے اخلاق سے دور رہیں......... ہمیشہ سچ بولیں، کسی کو تکلیف نہ دیں......... اپنے پڑوسیوں اور محلے داروں کو تنگ نہ کریں......... حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرنا اور اُن کا محبوب بننا چاہتا ہے وہ سچ بولے، امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔(مشکوۃ المصابیح، حدیث:49902)

جنت اور دوزخ:

اللہ پاک نے ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لئے جو انعام رکھا ہے اُسے اَجر و ثواب کہتے ہیں......... اور کافروں اور گناہ کے کام کرنے والوں کے لئے جو سزا رکھی ہے اُسے عَذاب کہا جاتا ہے......... ثواب کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنّت بنائی ہے اور عذاب دینے کے لئے دوزخ کو پیدا فرمایا ہے۔

جنت ایک مکان ہے جس میں ایسی نعمتیں ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا......... نہ کانوں نے سنا......... اور نہ کسی کے دل پر اُن کا خیال گزرا......... دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز کو جنت کی کسی شے کے ساتھ کچھ بھی مناسبت نہیں......... جنت کی کوئی حور زمین کی طرف جھانک لے تو زمین سے آسمان تک روشنی

ہو جائے، خوشبو بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے.........جنت کے 100 درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے.........اس میں طرح طرح کے ہیرے اور جواہرات کے ایسے صاف شفّاف محلات ہیں جن کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر دکھائی دیتا ہے.........جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہیں.........جنت میں پانی، دودھ، شہد اور پاکیزہ شراب کے چار دریا ہیں......... جو کھانے پینے کو دل کرے گا فوراً سامنے آجائے گا.........ہر لقمے میں 70 ذائقے ہوں گے......... وہاں کسی قسم کی گندگی، تھوک وغیرہ نہیں ہو گا .... کھانے پینے کے بعد خوشبودار ڈکار آئے گی اور خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا اور سارا کھانا ہضم ہو جائے گا.........جنتیوں کی زبان پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر سانس کی طرح جاری ہو گا۔

دوزخ بھی ایک مکان ہے جس میں طرح طرح کے عذابات ہیں.........اس کا ایندھن(Fuel) انسان اور پتھر ہیں ....اس کی آگ دنیا کی آگ سے 70 درجے زیادہ سخت ہے......... دوزخ کی آگ کو ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو وہ لال سرخ ہو گئی......... پھر ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو وہ سفید ہو گئی......... پھر ہزار برس تک بھڑکایا گیا تو وہ کالی سیاہ ہو گئی.........کافروں اور نافرمانوں کو اُس آگ میں ڈال دیا جائے گا.........وہ آگ کے سمندر میں ڈوبے ہوں گے......... اوپر بھی آگ

ہو گی، نیچے بھی آگ........ دائیں بھی آگ ہو گی، بائیں بھی آگ........ کھانا پینا بھی آگ کا ہو گا، لباس و بستر بھی آگ........ عذاب کے فرشتے لوہے کے گرزوں سے ماریں گے........ دوزخی شور مچائیں گے تو اُن کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے پیٹ کی آنتیں اور جسم کی کھالیں پگھل جائیں گی........ انہیں کانٹے دار کھانا اور کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا........ دوزخ میں خچر کی مانند بڑے بڑے بچھو ہیں اور اونٹ کی گردن جتنے موٹے موٹے سانپ ہیں ....جب وہ کسی دوزخی کو ڈسیں گے تو ایک ہزار سال تک اُن کا زہر اس کو تکلیف پہنچاتا رہے گا........ کافر دوزخی اتنا بدصورت اور بدبودار ہو گا کہ اگر اس شکل وصورت کے ساتھ دنیا میں آجائے تو اُسے دیکھ کر تمام لوگ مر جائیں........ اُس کی ایک ایک داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہو گی........ اُس کی زبان آٹھ ہزار گز تک منہ سے باہر گھسٹتی ہو گی اور لوگ اس کو اپنے پاؤں تلے روندیں گے........ الغرض کفار کے علاوہ سودخوروں، رشوت کا لین دین کرنے اور جوا کھیلنے والوں اور ناجائز طریقوں سے لوگوں کا مال حاصل کرنے والوں، غیبت وچغلی کھانے والوں، جھوٹ بولنے والوں، مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے اور اُن پر ظلم کرنے والوں کو سزا کے طور پر دوزخ میں ڈالا جائے گا........ اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے وطفیل میں ہمیں ہر عذاب سے محفوظ رکھے........ اور ہر طرح کے گناہوں سے سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے........ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن

فرشتے اور جِنّات:

فرشتے اللہ تعالیٰ کے عزت والے بندے ہیں.........وہ کبھی اُس کی نافرمانی نہیں کرتے.........وہی کرتے ہیں جس کا اللہ پاک ان کو حکم دیتا ہے.........وہ ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہیں.........ان کے جسم نور سے بنے ہوئے ہیں.........یہ نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ ہی کچھ پیتے ہیں.........بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں.........ان کو یہ قدرت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کریں.........ان کی ڈیوٹی الگ الگ کاموں پر لگی ہوئی ہے.........کچھ جنت پر، بعض دوزخ پر.........کچھ آدمیوں کے اعمال لکھنے پر.........کوئی روزی پہنچانے پر، کوئی بارش برسانے پر.........بعض بندوں کی حفاظت پر، کوئی روح قبض کرنے پر، کوئی قبر میں سوال کرنے پر.........بعض حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی لانے پر.........اور بعض فرشتے ہمارے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مسلمانوں کا دُرود و سلام پہنچانے پر مقرر ہیں.........کچھ فرشتے ذکر الٰہی اور ذکر رسول کی محفلیں تلاش کر کے ان میں شریک ہوتے ہیں.........اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بڑی طاقت و قوت عطا فرمائی ہے.........وہ ایسے کام کر سکتے ہیں جسے لاکھوں آدمی مل کر بھی نہیں کر سکتے.........چار فرشتے بہت عظمت والے ہیں: (1) حضرت جبرائیل علیہ السلام (2) حضرت میکائیل علیہ السلام (3) حضرت اسرافیل علیہ السلام اور (4) حضرت عزائیل علیہ السلام۔

جِن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں.........ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں ....ان کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں......... ان میں سے شر پھیلانے والے جِنّات کو شیطان کہتے ہیں .... یہ انسانوں کی طرح عقل، روح اور جسم والے ہوتے ہیں.........یہ کھاتے پیتے اور جیتے مرتے ہیں.........جنوں میں مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کافر بھی ....یوں ہی مسلمان جنوں میں نیک بھی ہوتے ہیں اور گناہ گار بھی ....فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا ان کو نیکی کی قوت کا نام دینا.........اسی طرح جنات کے وجود کا انکار کرنا یا ان کو بدی کی قوت کا نام دینا کفر ہے۔

صحابۂ کرام واہلِ بیتِ اطہار:

صحابی اُس انسان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا یا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت پائی اور اسلام پر رہتے ہوئے دنیا سے گیا.........اللہ کریم کا جتنا قرب اور بلند درجات صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو حاصل ہیں کسی دوسرے کو حاصل نہیں ....کوئی بڑے سے بڑا ولی / بزرگ / پیر کسی بھی صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا ....اللہ تعالٰی نے صحابۂ کرام سے راضی ہونے کو قرآنِ پاک میں بیان فرمایا ہے۔(پ11، التوبہ: 100).........سارے صحابی اچھے، عادل، معتبر، پرہیز گار، نیک اور جنتی ہیں.........

دس صحابی وہ ہیں جن کے جنتی ہونے کی خبر حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا

میں دے دی......... ان کو **"عشرہ مبشرہ"** کہتے ہیں......... اُن کے نام یہ ہیں:
(1)حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ......... **(2)حضرت عمرِ فاروق** رضی اللہ عنہ......... **(3)حضرت عثمانِ غنی** رضی اللہ عنہ......... **(4)حضرت علیُ المرتضیٰ** رضی اللہ عنہ ...... **(5)حضرت طلحہ بن عبید اللہ** رضی اللہ عنہ......... **(6)حضرت زبیر بن عوام** رضی اللہ عنہ .... **(7)حضرت عبد الرحمٰن بن عوف** رضی اللہ عنہ......... **(8)حضرت سعد بن ابی وقاص** رضی اللہ عنہ......... **(9)حضرت سعید بن زید** رضی اللہ عنہ......... **(10)حضرت ابو عبیدہ بن جراح** رضی اللہ عنہ......... ان کے علاوہ بھی کئی صحابہؓ کرام کے نام لے کر پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنت کی خوشخبری دی ہے جیسے حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت جعفر طیار، حضرت عبد اللہ بن سلام اور اصحاب بدر وغیرہ رضی اللہ عنہم۔ کسی بھی صحابی کا ذکر بُرائی سے کرنا سخت حرام و گناہ ہے......... حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میرے صحابہ کی بُرائی کرنے والوں کو دیکھو تو یہ کہو: تمہارے شر و بُرائی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (ترمذی، حدیث:3801)......... تمام صحابہؓ کرام کا ذکر ہمیشہ خیر سے کرنا ضروری ہے......... ہمیں صحابہؓ کرام سے محبت کا حکم ہے......... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس نے صحابہ سے محبت کی اُس نے میری محبت کے سبب اُن سے محبت کی۔ (ترمذی، حدیث 3797)......... مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ حضرت

ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ ہیں، دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ ہیں، تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ ہیں، چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ ہیں اور پانچویں خلیفہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ ہیں۔

اہلِ بیت سے مراد حضور نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر والے ہیں......... اور اس میں حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدس بیویاں شامل ہیں......... اہل بیت کی شان و عظمت بہت بلند ہے......... ان کی پاکیزگی اور صاف ستھرا ہونے کو قرآنِ کریم نے خود بیان فرمایا ہے۔(پ22، الاحزاب:33)......... ان مقدس ہستیوں سے ہمیں بے حد محبت ہونی چاہیے......... کیونکہ ان ہستیوں کے ساتھ محبت ہمارے ایمان کا تقاضا ہے......... اور ان سے محبت کا حکم قرآنِ پاک میں دیا گیا ہے۔(پ25، الشوریٰ:23)......... حدیثوں میں بھی اہلِ بیت سے محبت کو کامل ایمان کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے......... ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے اپنی جان سے، میری اولاد کو اپنی اولاد سے، میری ذات (شخصیت) کو اپنی ذات سے اور میرے گھر والوں کو اپنے گھر والوں سے زیادہ محبوب و پیارا نہ سمجھے۔(شعب الایمان، حدیث:1505)......... یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل بیت سے بے حد محبت رکھتے تھے ....

سب سے افضل صحابی، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: رسول پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رشتہ داروں کی خدمت کرنا مجھے اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے۔(صحیح بخاری، حدیث:3712) .... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آلِ رسول کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(الشرف المؤبد، ص92، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ)

اہل بیت کی خصوصیات:

اہل بیت کی بہت سی خصوصیات ہیں جو دوسروں کو حاصل نہیں، اُن میں چند درج ذیل ہیں:

(1) اہلِ بیت پر زکوٰۃ حرام ہے......... حدیث شریف میں ہے: زکوۃ کا مال لوگوں کی میل ہے لہذا یہ حضرت محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اور آپ کی آل کے لئے جائز نہیں۔(ابو داوٗد، حدیث:2592)

(2) اہلِ بیت حسب ونسب میں سارے انسانوں سے افضل واعلیٰ ہیں......... رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں قیامت میں سب سے پہلے اپنی امت میں سے اپنے اہل بیت کی شفاعت کروں گا، پھر درجہ بدرجہ قریش والوں کی، پھر مجھے پر ایمان لاکر میری اتباع کرنے والے اہل یمن کی، پھر عرب والوں کی اور پھر عجم والوں کی شفاعت کروں گا اور میں جس کی سب

سے پہلے شفاعت کروں گا وہ سب سے افضل ہیں۔ (کنز العمال، حدیث:34145)

(3) روزِ محشر حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رشتہ داری اور نسب کے علاوہ ہر رشتہ داری اور نسب ٹوٹ جائے گا........ حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے دن میرے نسب اور تعلق کے سوا ہر نسب اور تعلق منقطع ہو جائے گا۔

(مسند بزار، حدیث:275)

(4) اہلِ بیت میں سے جو بے عمل ہوں اُن کی بھی تعظیم واحترام کا حکم ہے........ کیونکہ اُن کی عزت اُس مبارک نسبت کی وجہ سے ہے جو انہیں حضور نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہے........ اور اُن کے کسی فرد کا بے عمل ہونا انہیں سادات ہونے سے خارج نہیں کرتا........ ہاں اگر مَعَاذَ اللہ، کسی سیّد زادے کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ گئی تو اب وہ نسبت ختم ہو گئی۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے نے کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰنُوۡحُ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ۔

(پ12، ھود:46) **ترجمہ:** اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

(5) اہلِ بیت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بارگاہِ رسالت میں لوگوں کے حسد کی شکایت کی تو حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم چار میں چوتھے ہو؟ سب سے پہلے میں، تم اور حسن و حسین جنت میں داخل ہوں گے، ہماری بیویاں ہمارے دائیں بائیں ہوں گی اور ہماری اولاد ہماری

بیویوں کے پیچھے ہو گی۔(برکاتِ آلِ رسول، ص 109)

(6) اہلِ بیت کا وجود اُمت کے لئے امن کا باعث ہے......... حضور نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے امن کا باعث ہیں۔(کنزالعمال، حدیث:34155)

موت اور برزخ (قبر کی زندگی):

ہر شخص کی جتنی زندگی ہے اُس میں نہ اضافہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کمی۔ (پ14، النحل:61)......... جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ملک الموت علیہ السلام رُوح نکالنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ (پ21، السجدۃ:11) .... مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انسانوں اور جنوں کو اپنے اپنے مرتبے کے لحاظ سے قبر کی زندگی گزارنی ہے اور دنیا و آخرت کے بیچ اِس عالم کو "برزخ" کہتے ہیں۔ (پ18، المؤمنون:10) .... وہاں کسی کو آرام ملتا ہے اور کسی کو تکلیف و عذاب......... مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق جسم کے ساتھ باقی رہتا ہے......... لہٰذا قبر میں بدن کو ملنے والی نعمت یا تکلیف کا اَثر روح پر بھی ہوتا ہے......... مرنے کے بعد بعض مسلمانوں کی روحیں قبر، بعض کی زم زم کے کنوئیں، کچھ کی آسمان و زمین کے درمیان، بعض پہلے سے ساتویں آسمان، بعض کی ساتویں آسمان سے بلند، کچھ کی عرش کے نیچے قندیلوں میں اور بعض کی روحیں جنت کے بلند و بالا مکانات میں رہتی ہیں......... مگر جہاں بھی

رہیں جسم سے اُن کا تعلق قائم رہتا ہے .... فوت ہونے والے لوگ قبر پر آنے والوں کو دیکھتے، پہچانتے اور ان کی بات بھی سنتے ہیں .... جب لوگ مردے کو دفن کرکے واپس ہوتے ہیں تو مرنے والا اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔(صحیح بخاری، حدیث:1374) .... دفن ہونے کے بعد ہر مردے کو قبر دباتی ہے .... مسلمان کو اِس طرح جیسے ماں بچے کو زور سے چپٹا لیتی ہے۔ (شرح الصدور، 345)......... اور کافر کو اس قدر زور سے دباتی ہے کہ اُس کی پسلیاں ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔(ترمذی، حدیث:2468)

قبر میں فرشتے تین سوالات کریں گے:(1) تمہارا رب کون ہے؟ .... **(2)** تمہارا دین کیا ہے؟ .... **(3)** پھر حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کروا کر پوچھا جائے گا: ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟......... درست جواب دینے والوں کی قبر میں جنت کے بستر بچھائے جائیں گے......... اُس کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا......... اُس کی قبر میں جنت سے ایک دروازہ کھول دیا جائے گا......... جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں اُس کے پاس آتی رہیں گی......... جہاں تک نظر جائے گی اُس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا......... منافق / کافر درست جواب نہیں دے سکے گا......... لہذا اُس کی قبر میں آگ کا بستر بچھایا جائے گا......... اُس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا......... اور اُس کی قبر میں جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے اُس کو گرمی و سختی پہنچے گی......... دو

اندھے اور بہرے فرشتے لوہے کے ہتھوڑوں سے اُس کو مارتے رہیں گے .... حدیث پاک میں ہے کہ جو مسلمان جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن یا رمضان المبارک کے کسی دن رات میں مرے گا وہ قبر کے سوالات اور عذاب سے محفوظ رہے گا۔(مسند احمد ،حدیث7070) ....گناہ گاروں کو اپنے گناہوں کے حساب سے قبر میں عذاب ہو گا ....قبر کا عذاب حق ہے،اس کا انکار کرنے والا گمراہ ہے.........قبر کا عذاب چغل خوری اور عام طور پر پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔(صحیح مسلم ،حدیث:439۔ابن ماجہ، حدیث:342)...... الغرض حضور نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ (ترمذی، حدیث: 2468)......... قبروں میں نبیوں ،ولیوں، علما، شہیدوں، باعمل حافظوں، کبھی نافرمانی نہ کرنے والوں اور اپنا وقت دُرود شریف میں صرف کرنے والوں کے جسم سلامت رہتے ہیں، ان کے بدنوں کو مٹی نہیں کھا سکتی۔

قیامت اور اُس کی نشانیاں:

جیسے ہر شے کی عمر مقرر ہے کہ جب وہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو وہ چیز فنا ہو جاتی ہے.........ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں دنیا کی بھی ایک عمر مقرر ہے......... جب وہ پوری ہو جائے گی تو دنیا فنا ہو جائے گی.........زمین و آسمان، آدمی، جانور، پہاڑ و سمندر اور چاند سورج وغیرہ کوئی بھی باقی نہیں رہے

گا......... دنیا کے اس فنا و ختم ہونے کا نام **"قیامت"** ہے......... پھر جس طرح آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت اور موت کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں......... اُسی طرح قیامت سے پہلے بہت ساری نشانیاں ہیں......... قیامت سے پہلے دنیا سے علم اُٹھ جائے گا یعنی عالم باقی نہ رہیں گے......... جہالت پھیل جائے گی......... دین پر قائم رہنا مشکل ہو جائے گا......... وقت جلدی جلدی گزرے گا......... مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے......... ماں باپ کی نافرمانی زیادہ ہو گی......... مسجدوں میں شور مچایا جائے گا......... بُرے لوگوں کی عزت کی جائے گی......... گانے باجے بہت زیادہ ہو جائیں گے......... اور بھی بڑی بڑی نشانیاں ہیں......... جن میں سے یہ ہے کہ دجال نکلے گا جو جادو کے ذریعے شعبدے دکھائے گا مثلاً بادلوں سے بارش برسائے گا اور زمین سے سبزہ اُگائے گا .... اہل ایمان اُس کے فتنے سے محفوظ رہیں گے......... پھر یاجوج ماجوج نام کی ایک قوم نکلے گی......... جو زمین میں فساد پھیلائے گی......... قتل عام کرے گی اور لڑائی جھگڑے کرے گی......... پھر امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوں گے......... اُس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے......... آپ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے......... تمام باطل دینوں کو ختم کر دیں گے......... صلیب کو توڑ دیں گے......... اور سور کا خاتمہ کر دیں گے......... اس وقت ساری دنیا میں ایک ہی دین **"دینِ اسلام"** ہو گا۔

پھر مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے ایک خوشبودار ہوا گزرے گی .... جس سے تمام مسلمان فوت ہو جائیں گے .... اور چالیس سال تک کسی کے ہاں اولاد نہ ہو گی اور دنیا میں صرف کافر رہ جائیں گے .... لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک حضرت اسرافیل علیہ السلام کو **"صور"** پھونکنے کا حکم ہو گا......... جس کی آواز سن کر کافر پہلے بے ہوش ہو کر گریں گے .... پھر مر جائیں گے .... اُس وقت آسمان، زمین، پہاڑ......... یہاں تک کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام اور تمام فرشتے بھی فنا ہو جائیں گے .... صرف ایک ہی حقیقی ذات باقی ہو گی اور وہ اللہ پاک ہے......... پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے .... دوسری بار صور پھونکتے ہی ساری مخلوق موجود ہو جائے گی .... سب سے پہلے حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اپنی قبر مبارک سے یوں نکلیں گے کہ سیدھے ہاتھ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہو گا......... پھر مکے اور مدینے کے قبرستانوں میں دفن مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر میدانِ محشر میں تشریف لے جائیں گے۔

میدانِ محشر کا حال:

قیامت بے شک قائم ہو گی......... جو اس کا انکار کرے کافر ہے......... قیامت

کے دن لوگ اپنی قبروں سے اس حال میں اُٹھیں گے کہ نہ بدن پر لباس ہو گا اور نہ پاؤں میں جوتے........ کوئی پیدل اور کوئی سوار ہو کر میدانِ محشر میں آئے گا........ کوئی اکیلا سوار ہو گا........ کسی سواری پر دو، کسی پر تین، کسی پر چار اور کسی سواری پر دس افراد سوار ہوں گے........ کافر منہ کے بل چلتا ہوا میدانِ محشر کو جائے گا........ کسی کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے........ اور کسی کو آگ جمع کرے گی........ یہ میدانِ محشر ملک شام کی زمین پر قائم ہو گا........ اُس دن زمین تانبے کی ہو جائے گی اور سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا........ تپش و گرمی سے دماغ ہانڈیوں کی مانند کھولتے ہوں گے........ پسینہ اتنا نکلے گا کہ 70 گز زمین میں جذب ہو جائے گا........ پھر پسینہ اوپر کو چڑھے گا........ کسی کے ٹخنوں تک تو کسی کے گھٹنوں تک ہو گا........ کسی کی کمر تک تو کسی کے گلے تک پہنچ جائے گا........ اور کافر اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں کھاتا ہو گا........ ہر شخص پریشان ہو گا، بھائی بھائی سے بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے اور بیوی بچے بھی دُور بھاگیں گے........ قیامت کا دن 50 ہزار سال دن کے برابر طویل ہو گا اور اِسی پسینے و تکلیف کی حالت میں آدھا دن گزر جائے گا........ پھر لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد حساب شروع ہو........ لوگ حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس حاضر ہوں گے مگر کہیں بھی بات نہیں بنے گی........ ہر کوئی یہ فرمائے گا: اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی یعنی جاؤ کسی اور کے پاس۔

آخر میں تمام نبیوں کے سردار حضرت **محمد** مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اور سفارش و شفاعت کی درخواست کریں گے......... تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں گے: اَنَا لَهَا یعنی میں شفاعت کروں گا۔......... یہ فرما کر حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** پاک کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے تو **اللہ** تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: اے محبوب! سجدے سے سر اٹھایئے، بات کہئے سُنی جائے گی، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی......... لہٰذا آپ کی سفارش سے مخلوق کا حساب شروع ہو جائے گا......... **"میزانِ عمل"** یعنی ترازو میں اعمال تولے جائیں گے......... میزان اور حساب حق ہے......... ہر طرح کے اعمال کا وزن کیا جائے گا......... فعل بھی تولا جائے گا اور بات بھی تولی جائے گی......... مؤمن کے عمل بھی تولے جائیں گے اور کافر کے بھی......... بعض بندے بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے......... پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری اُمت کے 70 ہزار افراد بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل ہر ایک کے ساتھ 70 ہزار مزید ہوں گے اور **اللہ** تعالیٰ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور کر دے گا۔(مسند احمد، حدیث:1706)......... ہر شخص کو اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا......... نیک لوگوں کو سیدھے ہاتھ میں .... بُرے لوگوں کو اُلٹے ہاتھ میں......... اور کافر کا سینہ توڑ کر اُس کا الٹا ہاتھ کمر کی طرف نکال کر اُس میں نامۂ اعمال دیا جائے گا......... حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ اور لوگ

بھی شفاعت کریں گے .... تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں گے .... ولی، شہید، عالم، حافظ، حاجی اور ہر وہ شخص جس کو کوئی دینی منصب عنایت ہوا اپنے تعلق والوں کی شفاعت کرے گا .... فوت ہو جانے والے چھوٹے بچے بھی اپنے والدین کی شفاعت کریں گے۔

حوضِ کوثر، مقامِ محمود اور لواء الحمد:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک حوض عطا فرمایا ہے جس کا نام **"حوضِ کوثر"** ہے......... ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس حوض سے اپنی اُمت کو سیر اب فرمائیں گے......... اس کی مسافت (لمبائی/ چوڑائی) ایک مہینے کا راستہ ہے......... اس کے کناروں پر موتیوں کے گنبد ہیں .... اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے......... اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں......... اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے......... جو اس سے ایک بار پیئے گا پھر اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی......... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ اٰمین .... قیامت کے دن اللہ پاک اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **"مقامِ محمود"** عطا فرمائے گا......... کہ تمام اگلے اور پچھلے لوگ حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف کریں گے.........

نیز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک جھنڈا عطا ہو گا جس کا نام **"لواء الحمد"** ہے......... حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک تمام مؤمنین اُسی کے نیچے ہوں

گے.........میدانِ محشر میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی میزان پر ہوں گے، جس کی نیکیاں کم دیکھیں گے سفارش کر کے نجات دلوائیں گے......... کبھی حوضِ کوثر پر تشریف لے جائیں گے اور پیاسے اُمتیوں کو سیراب فرمائیں گے.........اور کبھی پل صراط کے کنارے اپنی اُمت کے سلامتی کے ساتھ گزرنے کی دعا فرماتے ہوں گے اور گرنے والوں کو بچائیں گے۔

پُل صِراط کی تفصیل:

جہنم کے اوپر ایک پل نصب کیا جائے گا.........اس کو **"پل صراط"** کہتے ہیں.........یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا.........جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے.........سب سے پہلے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گزر فرمائیں گے.........پھر دوسرے انبیا اور رسول علیہم السلام گزریں گے .... اس کے بعد یہ اُمت گزرے گی اور پھر باقی اُمتیں گزریں گی.........پُل صراط سے گزرنے میں لوگوں کی مختلف حالتیں ہوں گی.........جیسا درجہ ہو گا اُتنی ہی آسانی سے یا دشواری سے گزر ہو گا......... بعض لوگ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ گزر جائیں گے ....کوئی تیز ہوا کی طرح، کوئی تیز رفتار گھوڑے کی مانند، کوئی دوڑتا ہوا، کوئی آہستہ آہستہ ....کوئی گھسٹتا ہوا اور کوئی چیونٹی کی چال سے گزرے گا.........کافر کٹ کٹ کر جہنم میں گرتے ہوں گے ....پل صراط کی دونوں طرف بڑے بڑے کانٹے لگے ہوں گے .... جس کے متعلق حکم ہو گا

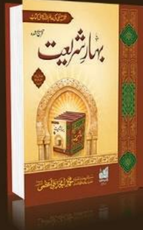
اُسے پکڑ لیں گے......... بعض زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو وہ کانٹے پکڑ کر جہنم میں گرا دیں گے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا کے طفیل سلامتی کے ساتھ پل صراط سے پار لگا دے۔ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن

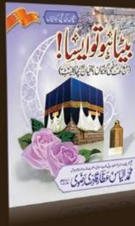
نیک نمازی بننے کے لیے

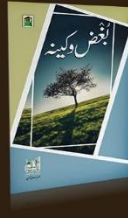
ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافلے میں سَفَر کیجیے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر "نیک اَعْمال" کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجیے۔

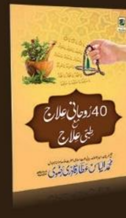
میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَ اللہُ الْکریم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے "مَدَنی قافلوں" میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکریم۔









فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net